انقلاب محمدی

عبداللہ غفوری

﴿ولقد بعثنافی کل امة رسولا ان اعبدواالله واجتنبواالطاغوت﴾ (النحل ۳٦/) ۔ سلسلہ ہائے رسالت اور بعثت انبیاء کی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صاحب کتاب وحامل صحیفہ انبیاء نے تعلیم وتربیت کے ذریعے اقوام کی کایاپلٹ دی۔ اوران کی زندگی میں ایک عظیم انقلاب لایامثلا حضرت عیسی علیہ السلام کی آمد سے قبل اور بعد کے دور کااگر تقابلی مطالعہ کریں تو معلوم ہوگاکہ حضرت ابن مریم کی وجہ سے انکی قوم میں تبدیلی آئی۔ان کے عقائد اور رہن سہن کے اطوار میں انقلاب برپاہوااورزندگی کے متعلق انکے نقطہ ہائے نظربدل گئے۔

بعدازاں نبی اکرم، محسن اعظم، خلق مجسم، رسول معظم، خاتم الرسل، رحمت عالم ﷺ کی نبوت کاستارہ طلوع ہواتو اس وقت دنیاکی مذہبی حالت انتہائی خرابی کاشکار تھی۔

دنیاکے تین بڑے مذاہب عیسائیت یہودیت اور ہندومت تھے ان میں سے نصرانی کلامی بحثوں میں الجھے ہوئے تھے یہودی دنیا پرستی میں مبتلا تھے۔وہ ضدی طبیعت رکھتے تھے ہمیشہ سے اپنے پیغمبروں کی نافرمانی کیا کرتے تھے اور ہندومت نے ذات پات کے نظام کو جنم دے کر ایک ایسامعاشرہ پیدا کردیاجو تصنع اور عدم مساوات سے معمور تھا۔ عرب معاشرے مین ہر طرف شرک وخرافات، قتل وغارت، دنگافساد، خون ریزی اور بغض وعنادکادور دورہ تھا۔شراب، جوا، سوداورڈاکے ذریعہ معاش تھے۔بے حیائی عام تھی حتی کہ طواف کعبہ عریاں ہوکر کیاجاتا۔ حسب ونسب پر فخر عام تھا۔زندہ درگوری بنت حواکامقدربن چکی تھی۔ سسکتی ہوئی انسانیت آخری ہچکیاں لے رہی تھی سالوں سال لڑائی انکا معمول بلکہ فخربن چکاتھا۔بقول الطاف حسین حالی

کبھی پانی پینے پلانے پہ جھگڑا کبھی گھوڑا آگے بڑھانے پہ جھگڑا

الغرض﴿ ظهرالفساد فی البروالبحر بما کسبت ایدی الناس لیذیقهم بعض الذی عملوا لعلهم یرجعون﴾ (الروم ۴۱/)۔جب پیغمبراسلام ﷺ کو اللہ تعالی نے مبعوث فرمایا تو آپ نے تمام قدیم برائیوں کاخاتمہ کر کے ایک عادلانہ اور منصفانہ معاشرے کی بنیادرکھی یہ معاشرہ ذات پات کی پابندیوں سے پاک تھاآپ نے "لافضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی "(مسند احمد ۴۱۱/۵) کہ کررنگ ونسل کی مسموم فضاء کو ختم کردیاآپ ﷺ نے 'خیر کم من تعلم القران و علمه "(بخاری مع الفتح ۶۹۱/۸) کہ کر حصول علم پرزوردیا آپ نے "ومن قاتل تحت رایة عمیة یغضب لعصبیة اویدعوالی عصبیة او ینصرعصبیة فقتل

فقتلة جاهلية"(صحيح مسلم ۲۳۸/۱۲)۔ اور" **ليس منامن دعاالى عصبية**" (سنن ابی داود ۳۴۳/۵)
فرما کر تعصب کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر جلا دیا۔ آپ نے " **من تشبه بقوم فهو منهم** "(ابو داؤد ۳۱۴/۴' مسند احمد ۵۰/۲) کہ کر یہود و ہنود اور مجوس کی تہذیب اور تمدن کا ناطقہ بند کر دیا۔الغرض رسول اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کی بعثت سے ایک نئی صبح طلوع ہوئی'ایک نئی شمع روشن ہوئی'سارے جہاں میں ایک نئی روشنی لمعہ افگن ہوگئی'سراج و قمر منیر کی آمد سے ساکنان ارض کے شب و روز کی تیرگی کافور ہوگئی کائنات ارضی میں تاریخ کا عظیم ترین انقلاب برپا ہوا۔نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام کا لایا ہوا دین اسلام تمام مذھبی نقطہ ہائے نظر پر حاوی ہوگیا'اور ادیان باطلہ اس کے مقابلہ میں کم عیار ٹھہریں غرض تاریخ انسانی کا نیا دور شروع ہوا جسے دور مصطفوی کہا جاسکتا ہے۔نور مصطفوی کی شعائیں مشرق سے لے کر مغرب تک اور چین سے یورپ تک بلکہ دنیا کے ہر خطہ پر منعکس ہوئیں۔

اس عظیم انقلاب کی بدولت سابقہ ڈاکو اور چور سب لوگوں کے نگہبان بن گئے جو ظالم اور سنگدل تھے وہ عادل اور مہربان بن گئے جو بت پرست اور مشرک تھے وہ بت شکن موحد بن گئے اور جو جہالت میں اپنی نظیر آپ تھے وہ عالم اور فقیہ بن گئے اور جو دنیا کی نظروں سے گر چکے تھے وہ سب کی آنکھوں کے تارے بن گئے۔ نبی اکرم ﷺ کے انقلابی منشور قرآن کریم کی تعلیمات سے ہمہ گیر تبدیلیوں کا آغاز ہوا۔ارشاد باری تعالی ﴿اقرا﴾(العلق ۱) سے علم و فن کے دروازے کھل گئے۔ تفکر و تدبر کی آیات نے سائنس اور دانش و حکمت کو فروغ دیا﴿فك رقبة﴾(البلد ۱۳) نے غلامی کی زنجیریں کاٹ ڈالی اور انسانیت کو حریت و استقلال کا سبق سکھایا قیصر اور کسری کو بھیجے گئے مکتوبات میں"**اذا هلك كسرى فلاكسرى بعده ' واذا هلك قيصر فلاقيصر بعده**"(متفق علیہ بخاری ۵۳۳/۱۱' مسلم ۴۲/۱۸) کی پیشین گوئی کے بعد استبدادی حکومتوں کا دور ختم ہوا اور قرآن مجید کی ایک آیت﴿**ياايهاالمدثرO قم فانذرO**﴾(المدثر ۱-۲) سے روحانی دنیا میں انقلاب آگیا جس کے بعد رہبانیت کی زندگی بسر کرنے اور گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر سادھنا کرنے کی اہمیت ختم ہوگئی اسلام ایک ایسا نظام حیات اور کامل نمونہ ہے جس کے مقابلہ میں دنیا کا کوئی قانون نہیں لایا جاسکتا۔ قرآن کا یہی چیلنج ﴿**فاتوا ابسورة من مثله**﴾ اور﴿ **لن تفعلوا**﴾(البقرة ۲۳-۲۴) 'چودہ سو سال سے چلا آرہا ہے بحیثیت خاتم النبیین ﷺ بعثت کا مقصد یہ تھا کہ بین الاقوامی سطح پر ایک ایسا دستور زندگی مرتب کیا جائے جو انسانی فطرت کے عین مطابق ہو جس کے ذریعے فرد، معاشرہ اور اقوام عروج و ترقی کی منزلیں طے کر سکیں۔یہ سب آپ ﷺ کے واسطے سے عطا ہوا اور دنیا کی کایا پلٹ گئی۔ قرآن نے اس کا نقشہ یوں کھینچا

﴿ **لقد من الله على المومنين اذبعث فيهم رسولا من انفسهم يتلو عليهم أيته ويز كيهم و يعلمهم الكتاب و الحكمة و ان كانوامن قبل لفى ضلال مبين**﴾(ال عمران ۱۶۴)۔

اور آپ ﷺ نے ایک ایسی قوم کو جو نفاق و ابتری کا شکار تھی باہمی لڑائی جھگڑوں میں جن کی قوت صرف ہو رہی

تھی اس قوم کو آپ کی نگاہ کیمیا اثر نے ایک متفق و متحد امت میں تبدیل کر دیا۔جنہوں نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا،جاہلیت کو مٹایا کفر و شرک، ظلم و ستم کا قلع قمع کیا۔امراض فاسدہ کو دفن کیا۔بغض و عناد' حقد و حسد' عداوت اور کینہ جیسے امراض سیئہ کا علاج کیا' جس کے بعد دین حق کے پیروکار نبی اکرم ﷺ کے جان نثار' دینی بھائیوں کے وفادار آپس میں اس طرح شیر و شکر ہو گئے کہ جس کے آگے خون کے رشتے بھی ہیچ تھے۔اس کیفیت کو قرآن نے یوں بیان کیا ہے ﴿ **واذكروا نعمة الله عليكم اذكنتم اعداء فالف بين قلوبكم فاصبحتم بنعمته اخوانا و كنتم على شفا حفرة من النار فانقذكم منها**﴾(ال عمران ۱۰۳/)۔

مضت الدهور ولم اتين بمثله . ولقداتي فعجزن عن نظرائه

اور آپ ﷺ نے امت سے فرمایا" **تركتكم على ملة بيضاء ليلها كنهار هالايزيغ عنها الاهالك**"(سنن ابن ماجه ١٦/١) میں تم کو ایسے روشن دین متین پر چھوڑ رہا ہوں جس میں دن ہی دن ہے۔اس دین سے وہی پھرے گا جو ہلاک ہونے والا ہوتا ہے۔

یہ تاریخ ابن آدم کا ایسا انقلاب ہے جس کی نظیر نہ ماضی میں تلاش کی جا سکتی ہے نہ کبھی دنیا پیش کر سکے گی۔اللہ ہمیں بھی اس پاک دھرتی پر دور مصطفوی کی یاد تازہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

☆☆☆☆☆

ایفائے عہد

ایفائے عہد کی دین اسلام میں بہت زیادہ اہمیت ہے بلکہ عہد شکنی کو منافق کی علامت قرار دیا گیا ہے۔

ایفائے عہد رسول اکرم ﷺ کی ایسی عام خصوصیت تھی کہ دشمن بھی اسکا اعتراف کرتے تھے چنانچہ قیصر نے اپنے دربار میں آپ ﷺ کے متعلق ابو سفیانؓ سے جو سوالات کئے ان میں ایک یہ بھی تھا کہ "کیا کبھی محمد (ﷺ) نے عہد شکنی بھی کی ہے؟"ابو سفیانؓ کو مجبوراً یہ جواب دینا پڑا" نہیں"۔

نبوت سے پہلے کا واقعہ ہے کہ عبداللہ بن ابی الحمساء نے آنحضرت ﷺ سے کچھ معاملہ کیا اور آپ کو بٹھا کر چلے گئے کہ آکر حساب دیتا ہوں۔اتفاق سے انکو خیال نہ رہا۔تین دن کے بعد آئے تو رسول اللہ ﷺ اسی جگہ تشریف فرما تھے ان کو دیکھ کر فرمایا" میں تین دن سے یہاں تمہارے انتظار میں ہوں"(ابو داؤد' کتاب الادب)

(محمد بشیر کونیسی)